

2019

بسم اللہ الرحمن الرحیم

فقہ

سوال نمبر 1

جنر 1

عبارت کا ترجمہ

اور جو شخص یا زمانہ پائے

یا وہ سفر میں ہو یا شہر سے باہر ہو اس کے اور شہر

تے درمیان ایک میل یا اس سے زیادہ کا فاصلہ

ہو تو وہ پاک مٹی سے تیمم کرے گا

تیمم بالغوی معنی

تیمم بالغوی معنی ہے قصور

ارادہ کرنا

تیمم کا اصطلاحی معنی

حصول طہارت کیلئے پاک مٹی کا

ارادہ کرنا

تیمم کا سنت طریقہ

حضور اکی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کا ارشاد گرامی ہے التیمم فریقان کے پیش نظر تیمم

کا مسنون طریقہ یہ ہے کہ تیمم حصول طہارت کے

قصر سے دو بار اپنے ہاتھ پاک مٹی، بر مارے پہلی

شرب کے بعد اپنے چہرے پر مارے یعنی مسح کرے

اور دوسری شرب کے بعد اپنے دونوں ہاتھوں

کا کہنیوں سمیت مسح کرے ہاتھوں کو زمین پر مارے

کیونکہ سے زیادہ مٹی لگ جائے تو اسے جھاڑیں

تاکہ چہرہ خاک آلودہ نہ ہو جائے

انہ کے نزدیک تیسم میں نیت کی حیثیت
امام زفر رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک تیسم کے اندر نیت کی
شرط نہیں ہے ان کی دلیل یہ ہے تیسم و نحو کا خلیفہ ہے
بسطر ح (اصل و نحو میں) نیت، شرط نہیں ہے اس طرح
تیسم بھی نیت شرط نہیں ہے اگر تیسم میں نیت کو شرط
قرار دیں تو طرح کا اصل کے خلاف ہونا لازم آئے گا
جو کہ درست نہیں ہے

اور ہمارے نزدیک تیسم کے اندر نیت شرط ہے
اس لئے کہ اگر شرط نہ پائی گئی تو مشروط تیسم بھی نہیں
پایا جائے گا

اس سلسلے میں ہمارے دلائل موجود ہیں
① لفظ تیسم لحد میں قصور و ادا کے کا نام ہے اور قصور
ہی کا دوسرا نام نیت ہے لہذا نیت کے بغیر تیسم
نہیں ہوگا

② تیسم منی سے کیا جاتا ہے منی ہر حالت میں نماز
کیلئے مطہر نہیں ہے منی کے مطہر ہونے کیلئے شرط یہ
ہے کہ یہ پانی منی و تیسم نماز کے واسطے اور نماز کے رواد
کیلئے کیا جائے اور ادا کا دوسرا نام نیت ہے
لہذا ثابت ہو گیا تیسم کے لئے نیت شرط ہے
سوال نمبر 2

جنس و عبارت براعتراب اور ترجمہ
مَلَّ أَهَابُ دُبُغٍ فَقَدْ ظَهَرَ وَخَازَرَ الْقَلْوَةُ فَيَنْه
وَالْوُضُوءُ مِنْهُ إِلَّا جِلْدُ الْخَنْزِيرِ وَالْأَذَى
ترجمہ

ہر چمڑا و اعنت دینے سے پاک ہو جاتا ہے
اس میں نماز جائز ہے اور اس سے و نحو بھی درست
ہے ماسوائے خنزیر اور آدمی کے پھٹے کے

جنزب

بیمار، بال، مردار کے بال اور پٹیاں
 نیز ریسٹ، ناخن، ٹھوکر وغیرہ سب پاک ہیں
 اور امام شافعی، ان سب چیزوں کو ناپاک
 قرار دیتے ہیں، ان کی دلیل یہ ہے کہ یہ سب چیزیں
 مردار کے اجزاء ہیں اور مردار اپنے تمام اجزاء سے
 ساتھ ناپاک ہے لہذا یہ اشیاء بھی ناپاک قرار پائی
 گئیں

اس سلسلے میں یہ اسی دلیل یہ ہے کہ مردار اس
 جانور کو کہتے ہیں جس میں زندگی ہو جبکہ بال وغیرہ
 میں زندگی نہیں ہوتی اگر ان اشیاء میں حیات ہوتی
 تو یقیناً ان کے کاٹنے سے جانور کو تکلیف ہوتی
 بخیر کہ شاید یہ ہے اگر جانور کے بال کاٹ لیا
 جائے تو بھی اسکو کوئی تکلیف نہیں ہوتی اس لئے
 ثابت ہوتا ہے کہ ان میں حیات نہیں ہے جب
 ان میں حیات نہیں تو پھر ان سے مرنے یا مردار
 ہونے کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا جب یہ مردار
 نہیں تو ناپاک ہی نہیں

اس سلسلے میں دوسرا مسئلہ یہ ہے کہ احناف
 سے بال، انسان کے بال اور اسکی پٹیاں پاک ہیں
 اور امام شافعی انکو ناپاک قرار دیتے ہیں وہ دلیل
 یہ دیتے ہیں کہ انسان کسی بھی حصہ سے انتفاع نہ
 دے سکتا ہے اور نہ کسی چیز کو خرید و فروخت دے
 اگر انسانی بال اور پٹیاں وغیرہ پاک ہوتی تو ان کو
 بیع و شراء جائز ہوتی لہذا یہ ثابت ہوا کہ یہ
 اشیاء ناپاک ہیں

اس بارے میں صحاح و دلائل یہ ہے کہ انسان کے

کسی بھی چیز سے انتفاع کی ممانعت یا اس کی بیع و شراء
 ناگزیر یا ضروری نہ ہو اس کا ناپاک نہ ہو لازم نہیں آتا
 بلکہ یہ انسان کی کرامت ہے اور احترام کی وجہ
 سے ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ نے اپنے بار امانت کو
 انسانوں کے حوالے کر کے انہیں بزرگ اور برتری
 عطا فرمائی اب اگر ہم انسان اجزاء اور اعضاء کی
 خرید و شراء اور اس سے انتفاع کہ جائز قرار دیں
 تو انسان کی تعین و تزلزل ہے اور ہمیں اس کا حق
 نہیں ہے

سوال نمبر (ج)

جنرل ترجمہ

اور امام لوگوں کو ہمیں

نماز پڑھانے کیونکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
 کہ امام کو چاہیے کہ وہ لوگوں کو ہلکی ہلکی نماز پڑھائے
 اس لئے کہ جماعت میں مریض اور بیمار ہو اٹھا
 اور حاجت مند ہوتا ہے اور عورتوں کا اکیلے
 باجماعت نماز پڑھنا مکروہ ہے
 خط کشیدہ مسئلہ کی وضاحت

عورتوں کیلئے مردوں

سے بغیر تنہا باجماعت نماز ادا کرنا مکروہ ہے
 اس لئے جب بھی اور جس طرح بھی عورتوں کی جماعت
 ہوگی اس میں فعل حرام کا ارتکاب ہوگا کیونکہ جماعت
 اس لئے کہ اس کی ادائیگی کیلئے فعل حرام کا ارتکاب ہوا ہے
 نہیں کیا جا سکتا لہذا ان کی جماعت مکروہ غریبی
 ہے اگر خواتین یمنیوں وہ تنہا باجماعت نماز کرنا
 جائز تو ان کو امام خواتین کے درمیان کھڑا ہوگا
 ابتداء اسلام میں خواتین کو تبلیغ کے پیش نظر تنہا

2019

فقہ

خواتین کی حراعت، دائر تھے اور بعد میں اسکا حکم منسوخ ہو گیا اس دور میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نماز پڑھاتی تھیں عورتوں کو عورتوں کے درمیان میں کھڑے ہو کر نہ کہ مردوں کی طرح آگے کھڑے ہو کر

بتز (ب)

جواب

طرفین کے ہاں امامت کا زیادہ حقدار وہ ہے جو قرآن کو صحیح مذاہب کے ساتھ ساتھ لوگوں سے یعنی فقہ و شریعت کے بارے میں زیادہ واقف ہو قرآن پڑھنے کے

قاضی ابویوسف کا مذہب یہ ہے وہ فرماتے ہیں کہ ہمارے ہاں امامت کا زیادہ حقدار وہ ہے جو قرآن کا سب سے زیادہ قاری ہو اس لیے کہ قرأت کرنا نماز کے ارکان میں ایک رکن ہے اور علم تو اس وقت ضروری ہے جب نماز کوئی نساہت کی ضرورت پیدا ہو قراءت حضرت امتنا علم رکھتے ہیں کہ وہ مفسرین نماز کی اصلاح کر سکیں گے

قاضی ابویوسف اور طرفین کی دلیل کا جواب یہ ہے کہ قرأت صرف ایک رکن ہے اور علم کی ضرورت جملہ ارکان کیلئے ہے اور عورت کو علم کی ضرورت یہ ہے کہ قرأت کیلئے علم کی ضرورت یہ ہے اس طرح اس طرح علم کی ضرورت قرأت کی ضرورت سے عام ہے

سوال نمبر 4

جز 1 جواب

جمعه کے نماز شہر جامع اور

فنائے شہر میں جائز ہے گاؤں اور قریہ میں نماز جائز

نہیں ہے کیونکہ نبی پاک ﷺ نے فرمایا کہ جمعہ

نہیں نماز تشریق اور عیدین کے نماز شہر جامع

مشروع ہے

مسئلہ کے وضاحت

صورت مسئلہ یہ ہے

کہ ہمارے ہاں شہر یا فنائے شہر میں جمعہ درست

ہے اس کے علاوہ گاؤں قریہ میں جمعہ ایسی نہیں

ہے امام شافعی اور امام مالک رحمہما اللہ تعالیٰ علیہما

مذہب یہ ہے کہ شہر گاؤں بستی وغیرہ میں سب جگہ

جمعہ درست ہے صاحب بن اثیر نے امام شافعی

کا یہ قول کیا کہ ان کے ہاں ہر اس جگہ جمعہ جائز

ہے جہاں چالیس آزاد مقیم ہو اور سردی گرمی کے

ہر موسم میں دس رستے ہوں

محبت جمعہ کے شرائط

منکر مرد ہونا

آزاد ہونا آنکھوں کا ایسی ہونا شہر کا ہونا

پاؤں کا ایسی ہونا نماز ظہر کا وقت ہونا

خطبہ کا ہونا اذان عام کا ہونا مقیم ہونا

محبت ضروری ہونا جماعت کا ہونا

سلطان وقت کا ہونا یا اسکے نائب

کا ہونا

ان چھ لوگوں پر جمعہ واجب نہیں ہے

مسافر بیمار لنگڑا اندھا عورت غلام